درود وسلام کے فضائل

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

دُرود وسلام

کے فضائل

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793
ای میل : maktabatulislam@gmail.com
ویب سائٹ: www.maktabatulislam.com

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
دُرود وسلام کے فضائل	۵
دو مقبول عمل	۶
اتباعِ سُنت اور دُرود شریف کی مشترک فضیلت	۷
زندگی میں ایک مرتبہ دُرود پڑھنا فرض ہے	۹
مجلس میں پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پڑھنے یا سننے پر دُرود پڑھنا واجب ہے	۹
سب سے زیادہ دُرود شریف پڑھنے اور لکھنے والے	۱۰
دُرود شریف کی جگہ ؐ یا صلعم لکھنا ناجائز ہے	۱۱
دُرود شریف لکھنے کی عظیم فضیلت	۱۲
ایک کاتب کی بخشش کا عجیب واقعہ	۱۴
ایک بار دُرود شریف پڑھنے پر چار انعام	۱۵
اَسی (۸۰) سال کے گناہِ صغیرہ کی معافی	۱۶
اُحد پہاڑ کے برابر ثواب	۱۶
دنیا و آخرت کی حاجتیں پوری ہونا	۱۷
جمعہ کے دن دُرود شریف پڑھنے کا اجر وثواب	۱۹

جمعہ کے دن دُرود شریف پڑھنے کے تین درجے ۲۱

مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کا معمول ۲۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دُرود پڑھنے والے کے لیے اِستغفار ۲۳

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمت کے لیے اِستغفار ۲۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بدو کے لیے اِستغفار ۲۵

دُرود شریف پڑھنے والے کا اعزاز ۲۸

تین چیزوں میں حیرت انگیز سننے کی صلاحیت ۳۰

دُرود شریف کثرت سے پڑھنے کی برکت ۳۳

ایک عجیب واقعہ ۳۴

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو ۳۴

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک عجیب واقعہ ۳۶

بال مبارک کی برکت ۳۹

دن رات میں کم سے کم دُرود پڑھنے کی مقدار ۴۰

ایک پاکستانی پائلٹ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۴۱

سنتوں کو عمل میں لانے کا طریقہ ۴۴

صورت اور سیرت کو سنت کے مطابق بنائیں ۴۵

◈ ◈ ◈ ◈ ◈

درود وسلام کے فضائل

الحمدلله نحمدهٗ و نستعينهٗ و نستغفرهٗ ونؤمِنُ بهٖ ونتوكل عليه ونعوذ بالله مِن شرورِ أنفسنا ومِن سيئاتِ أعمالنا مَن يهدهِ الله فلا مُضِلَّ لهٗ وَمَنْ يُضللهُ فلا هَادى لهٗ واشهد أن لآ اِلٰه اِلاَّ الله وحدهٗ لا شريك لهٗ واشهد أنّ سيدنا و نّبينا ومولانا محمداً عبدهٗ ورسولهٗ صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ آلهٖ واَصحَابهٖ وبارك وسَلَّمَ تسليماً كثيرا.

اما بعد!

فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○ (الاحزاب : ۵٦)

ترجمہ

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر، اے ایمان والو! تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔" (بیان القرآن)

میرے قابلِ احترام بزرگو اور محترم خواتین!

دو مقبول عمل

اس وقت میں آپ کے سامنے قرآن کریم کی اس آیت اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات کی روشنی میں درُود و سلام کے خاص خاص فضائل اور ضروری احکام انشاء اللہ تعالیٰ بیان کروں گا اور اس کے ساتھ ایک دوسری عبادت اتباع سنت کا بھی مختصر ذکر کروں گا کیونکہ یہ درُود و سلام سے بھی زیادہ اہم اور ضروری ہے۔

اس موضوع کو میں نے اس لیے منتخب کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے جو عبادتیں مقرر فرمائی ہیں، ان میں سے بعض عبادتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہیں، وہ چاہیں تو اپنے فضل و کرم سے اسے قبول فرمائیں، چاہیں تو قبول نہ فرمائیں اور بعض عبادتیں ایسی ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے انہیں اپنے فضل و کرم سے قبول کرلیا ہے، اب جب بھی ان عبادتوں کو انجام دیا جائے گا تو وہ قبول کرلی جائیں گی۔ درُود و سلام اور اتباعِ سنت بھی انہی عبادتوں میں سے ہیں جو ہر حال میں مقبول ہیں اور جو عبادتیں مقبول ہوں وہ خاص الخاص ہوتی ہیں۔ اللہ کرے ان دونوں عبادتوں کی اہمیت ہمارے دل میں بیٹھ جائے اور یہ عبادتیں ہمارے عمل میں آجائیں تاکہ ہم زندگی بھر اس پر

عمل پیرا رہیں۔آمین!

اتباعِ سُنت اور دُرُود شریف کی مشترک فضیلت

اتباعِ سنت اور درود شریف کی ایک مشترک فضیلت یہ ہے کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جو زیادہ سے زیادہ سنتوں پر عمل کرنے والا اور زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔اب یہ اپنی اپنی مرضی ہے کہ جو جتنا چاہے درود شریف پڑھے اور جتنا چاہے سنتوں پر عمل کرے جو کم درود شریف پڑھے گا اور سنتوں پر کم عمل کرے گا وہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوگا اور جو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے گا اور سنتوں پر عمل کرے گا وہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہوگا۔چنانچہ متقی لوگوں کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوا
حَیْثُ كَانُوْا (مشکوٰۃ)

ترجمہ

”بلاشبہ قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے نزدیک متقی لوگ ہونگے،خواہ وہ کوئی ہوں،کہیں کے ہوں۔“

اسی طرح کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والوں کے متعلق بھی حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی ارشاد فرمایا:

اِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

(ترمذی)

ترجمہ

"بلاشبہ قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ لوگ ہونگے جو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتے ہونگے۔"

آخرت میں جو قیامت کا دن آنے والا ہے وہ انتہائی ہولناک اور خوفناک دن ہے۔ ہم اس کی خوفناکی، اس کی دہشت اور اس کی وحشت کا اندازہ نہیں کر سکتے لیکن وہ دن برحق ہے، اس دن وہ شخص انتہائی عافیت اور سکون میں ہوگا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوگا۔ اگر یہاں اس دنیا میں ہم ان دو عبادتوں کو اپنے عمل میں لے لیں تو ہمارا آخرت کا بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا کیونکہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا وہ بے خوف وخطر ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی عام رحمتیں بھی ہیں اور خاص رحمتیں بھی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے انتہائی مقبول اور برگزیدہ بندے ہیں۔ لہٰذا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا وہ آرام ہی آرام اور راحت ہی راحت میں رہے گا۔ اور خدانخواستہ جو اپنی بے عملی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوگا وہ اس دن کی خوفناکی سے دوچار ہو سکتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم یہاں اس دنیا کی زندگی میں رہ کر ان

دوعبادتوں کو اپنا معمول بنالیں۔

زندگی میں ایک مرتبہ دُرود پڑھنا فرض ہے

جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں دُرود وسلام کا حکم ہے لیکن اس آیت کی وجہ سے ہر مسلمان مرد وعورت پر ساری زندگی میں ایک مرتبہ دُرود وسلام پڑھنا فرض ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب اس آیت کو پڑھا جائے تو پڑھنے کے فوراً بعد، پڑھنے اور سننے والوں پر دُرود و سلام پڑھنا واجب ہوجاتا ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ اس آیت کے پڑھنے کے فوراً بعد پڑھنے اور سننے والوں پر دُرود وسلام واجب نہیں ہوتا بلکہ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اس آیت کی رُو سے زندگی بھر میں ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنا فرض ہے۔

مجلس میں پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پڑھنے یا سننے پر دُرود پڑھنا واجب ہے

اس کے بعد جس مجلس اور محفل میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی پڑھیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سنیں، چاہے کتاب میں پڑھیں، چاہے تقریر یا تعلیم میں سنیں اور چاہے نعت میں سنیں، اس کو سنتے ہی سب سننے والوں پر ایک مرتبہ دُرود

شریف پڑھنا واجب ہو جاتا ہے، اور ایک مرتبہ سے زیادہ دُرُود شریف پڑھنا مستحب ہے اور مستحب بھی کرنے کا عمل ہوتا ہے اور اس کا بھی معمول بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تو دُرُود شریف پڑھنے کے درجے ہیں، لیکن ایک صاحبِ ایمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو ہر وقت دُرُود شریف سے تر رکھے، اگر سو مرتبہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک لیا جائے تو سو مرتبہ ہی دُرُود شریف پڑھنا چاہیے۔

سب سے زیادہ دُرُود شریف پڑھنے اور لکھنے والے

سب سے زیادہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے اور لکھنے والے حضرات محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں کیونکہ وہ لوگ کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں لکھتے ہیں اور عربی کی جو خاص حدیث کی کتابیں ہیں جیسے بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف وغیرہ، ان سب کتابوں میں تقریباً ہر سطر میں ایک ایک، دو دو مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آجاتا ہے اور کبھی دو تین سطروں کے بعد بھی نہیں آتا لیکن کوئی صفحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے خالی نہیں ہوتا۔ ان کا کمال یہ ہے کہ وہ ہر مرتبہ پورا دُرُود شریف لکھتے ہیں، وہ دُرُود شریف لکھنے میں ذرا بھی کنجوسی اور بخل سے کام نہیں لیتے بلکہ ایک سطر میں اگر تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے گا تو

تین دفعہ ہی دُرود شریف لکھتے ہیں۔

دُرود شریف کی جگہ ؐ یا صلعم لکھنا ناجائز ہے

حضرات محدثین ہماری طرح بخیل اور کنجوس نہیں ہیں، ہمارے ماحول اور معاشرے میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی کسی کتاب میں لکھا جاتا ہے تو بعض لوگ تو پورا دُرود شریف لکھتے ہیں اور یہی صحیح طریقہ ہے۔ اسی طرح دُرود شریف لکھنا چاہیے لیکن بعض لوگ صرف ؐ یا صلعم لکھتے ہیں یہ جائز نہیں ہے، صرف ؐ یا صلعم لکھنا کنجوسی اور بخل ہے، جو ناجائز ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی کنجوسی کے لیے رہ گیا ہے! ارے وہ تو دونوں جہاں کے سردار اور رحمت للعالمین ہیں، ان ہی کے نام کے طفیل تو ہمیں کھانے اور پینے کو مل رہا ہے، ہم ان کے نام کے طفیل تو دنیا کے اندر جی رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آخرت میں بھی ان شاء اللہ ہمارا کام بنے گا۔ وہ تو ہمارے بہت بڑے محسن ہیں اور ہم ایسے نالائق ہیں کہ ان کے نام کے ساتھ دُرود شریف بھی نہیں لکھ سکتے! اس لیے حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلْبَخِيْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ

(رواہ الترمذی، مشکوۃ، المصابیح)

ترجمہ

''سب سے بڑا بخیل اور کنجوس وہ آدمی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ میرے نام پر دُرود شریف بھی نہ پڑھے۔'' (جامع ترمذی)

اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

رَغِمَ أَنفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

(أخرجهٗ الترمذی و ابن حبان)

ترجمہ

''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے۔'' (جامع ترمذی)

اس کی وجہ یہ ہے کہ درود شریف پڑھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، انتہائی آسان ہے، تو آسان ہوتے ہوئے بھی اگر آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف نہ بھیجے تو پھر اس سے زیادہ بخیل اور کنجوس کون ہوگا؟

دُرود شریف لکھنے کی عظیم فضیلت

دُرود شریف لکھنے کی ایک بہت بڑی اور زبردست فضیلت ایک حدیث میں ہے کہ:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلَاةُ جَارِيَةً مَادَامَ اسْمِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ (ذكره الهيثمی فی المجمع)

ترجمہ

"جب کوئی آدمی کسی کتاب میں نبیؐ اکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف لکھتا ہے، تو جب تک وہ دُرود شریف اس کتاب میں لکھا رہے گا (اور جب تک وہ کتاب باقی رہے گی) تو اس دُرود شریف لکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برستی رہیں گی۔" (جلاء الافہام)

اگر وہ کتاب سو سال تک دنیا میں رہی اور سو سال تک اس میں دُرود شریف لکھا رہا تو اس کو سو سال تک اس کا ثواب ملتا رہے گا اور دُرود شریف لکھنے کی ایک دوسری فضیلت یہ ہے کہ:

"ملائکہ اس دُرود شریف لکھنے والے کے لیے اس وقت تک استغفار کرتے رہیں گے جب تک اس کا لکھا ہوا دُرود شریف کتاب میں لکھا رہے گا۔" (جلاء الافہام)

ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات محدثین رحمہ اللہ کو انشاء اللہ تعالیٰ دُرود شریف لکھنے کا کتنا ثواب ملے گا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ جہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ پورا دُرود شریف لکھیں۔ خالی ؐ یا صلعم لکھنے سے توبہ کریں اور آئندہ کے لیے اس سے باز رہیں کیونکہ یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنجوسی اور

گستاخی کا معاملہ ہے۔

ایک کاتب کی بخشش کا عجیب واقعہ

ایک صاحب کتابت کیا کرتے تھے، جیسے آج کل لوگ کمپوزنگ کرتے ہیں، وہ پرانے زمانے کے کاتب تھے، ان کا ایک عجیب معمول تھا کہ انہوں نے صرف دُرود شریف لکھنے کے لیے ایک کاپی بنائی ہوئی تھی، اور وہ روزانہ جب صبح سویرے کتابت کرنے کے لیے بیٹھتے تو کتابت کرنے سے پہلے اس کاپی میں فنِ کتابت کی روشنی میں ایک بہت ہی خوب صورت دُرود شریف لکھتے تھے۔ اس کے بعد صبح سے لے کر شام تک مختلف مضامین کی کتابت کرکے اسی سے گزر بسر کرتے۔ ان کی ساری زندگی اسی میں گزر گئی۔ ان کاتب صاحب کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو انہیں آخرت کی فکر سوار ہوئی اور ڈرنے لگے کہ کچھ ہی دیر بعد میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا اور آخرت میں پہنچوں گا تو معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا! میری بخشش ہوگی یا نہیں ہوگی! اسی دوران ایک مجذوب ان کے گھر کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا ارے تو آخرت سے کیوں گھبراتا ہے، تیری دُرود شریف کی کاپی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہے اور اس پر صحیح کے نشان لگائے جارہے ہیں کہ یہ دُرود شریف بھی صحیح ہے،

یہ درود شریف بھی پاس ہے اور یہ دُرود شریف بھی قبول ہے، وہاں تو صحیح کے نشانات لگ رہے ہیں اور تو گھبرا رہا ہے۔ دُرود شریف تو ایک ایسی مقبول عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے آخرت کی نجات کا بھی انتظام فرمادیتے ہیں۔

ایک بار دُرود شریف پڑھنے پر چار انعام

دُرود شریف بہت فضیلت والی اور بڑی مقبول عبادت ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ أُمَّتِیْ صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهٖ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ
دَرَجَاتٍ وَ كَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ ومَحَاعَنْهُ
عَشْرَ سَيِّئَاتٍ (أخرجهٗ النسائی والطبرانی)

ترجمہ

"جو شخص ایک مرتبہ اخلاص کے ساتھ دوردشریف پڑھتا ہے تو

۱۔ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں،

۲۔ اور اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں،

۳۔ اور دس نیکیاں اس کو عطا فرماتے ہیں،

۴۔ اور دس گناہ (صغیرہ) معاف فرمادیتے ہیں۔" (نسائی)

اس حساب سے جو آدمی دس مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اوپر سو رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے سو درجے بلند فرماتے ہیں، سو گناہِ صغیرہ معاف فرمادیتے ہیں اور سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص سو مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ایک ہزار رحمتیں نازل فرمائیں گے، اس کے ایک ہزار درجے بلند فرمائیں گے، ایک ہزار گناہِ صغیرہ اس کے معاف فرمادیں گے اور ایک ہزار نیکیاں اس کو عطا فرمائیں گے۔ کم از کم سو مرتبہ دُرود شریف تو صبح و شام پڑھنا ہی چاہیے۔ سو مرتبہ دُرود شریف پڑھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، ہر مسلمان مرد و عورت، صبح و شام نہایت آسانی سے سو مرتبہ دُرود پڑھ سکتا ہے۔

اَسّی (۸۰) سال کے گناہِ صغیرہ کی معافی

ایک حدیث میں ہے کہ:

"اگر کوئی خلوصِ دل سے ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھے اور وہ قبول ہوجائے تو اس کے اَسّی (۸۰) سال کے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔" (القول البدیع)

اُحد پہاڑ کے برابر ثواب

ایک حدیث میں ہے کہ:

"جب کوئی آدمی دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں
اس کا ثواب اُحد پہاڑ کے برابر عطا فرمائیں گے۔"

(مصنف عبدالرزاق)

جَبَلِ اُحد مدینہ منورہ کے پہاڑوں میں ایک مشہور پہاڑ ہے اور یہ پہاڑ وہاں کے سارے پہاڑوں میں سب سے بڑا ہے۔ اسی کے بارے میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اس اُحد پہاڑ کے وزن کے برابر دُرُود شریف پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں ثواب لکھا جاتا ہے۔ تو اندازہ کرو کہ دُرُود شریف پڑھنے کا کتنا زیادہ ثواب ہے!!!

دنیا وآخرت کی حاجتیں پوری ہونا

دُرُود شریف بہت بڑی نعمت اور بہت بڑی دولت ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

"جو آدمی سو مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دُرُود
شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری فرماتے ہیں، تیس دنیا
کی اور ستر آخرت کی۔"

(القول البدیع)

نیز ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِباً وُکِّلَ بِهَا مَلَكٌ یُبَلِّغُنِیْ وَکُفِیَ أَمْرَ دُنْیَاهُ وَآخِرَتِهٖ وَکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَهِیْدًا أَوْ شَفِیْعاً

(أخرجهٗ الترمذی وابن حبان)

ترجمہ

''جو شخص میری قبر مبارک کے پاس سے مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے تو میں اُسے سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے دُرود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو اس کا دُرود مجھ تک پہنچا دیتا ہے اور اس کی دنیا اور آخرت کی تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور روزِ قیامت میں اس کے حق میں گواہ ہوں گا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ کی جگہ ارشاد فرمایا کہ میں اس کے حق میں سفارش کروں گا۔'' (ترمذی، کنز العمال)

لیجیے! ہماری دنیا کی حاجتوں کا بھی مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اگر دُرود شریف پڑھنے کا معمول ہو جائے تو ان شاء اللہ دنیا کی حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہونگی، معاشی حالات بہتر ہونگے اور گھریلو ناچاقیاں اور اختلافات ختم ہونگے اور آخرت کی ضرورتیں بھی پوری ہونگی۔ چونکہ آخرت میں ہمیں زیادہ ضرورت ہے اس لیے ستر فرمایا اور دنیا کی ضرورتیں آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ اس لیے فرمایا کہ دنیا کی تمیں حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہونگی۔

جمعہ کے دن دُرودشریف پڑھنے کا اجروثواب

احادیث میں جمعہ کے دن دُرودشریف کثرت سے پڑھنے کی ترغیب اور تاکید ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"جمعرات کی رات اور جمعہ کو مجھ پر کثرت سے دُرودشریف پڑھا کرو۔" (ابن ماجہ)

ایک حدیث میں ہے کہ:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ (القول البدیع)

ترجمہ

"جو شخص دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرودشریف پڑھے گا تو اس کا اس وقت تک انتقال نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اپنی آنکھوں سے جنت میں اپنا محل نہیں دیکھ لے گا۔"

سبحان اللہ! اللہ اکبر! ایک دوسری حدیث میں ہے کہ:

"جو آدمی جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ دُرودشریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اُسی سال کے گناہِ صغیرہ معاف کردیتے ہیں اور اُسی سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمادیتے ہیں۔" (فضائلِ درود)

عام طور پر مسجدوں میں اس درُودشریف کا کتبہ بھی لگا ہوا ہوتا ہے، ورنہ یاد کرنا بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔ وہ درُودشریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً

حالانکہ اَسی مرتبہ درُودشریف پڑھنے میں نہ اَسی منٹ خرچ ہوتے ہیں، نہ چالیس منٹ خرچ ہوتے ہیں اور نہ بیس منٹ خرچ ہوتے ہیں، بمشکل دس منٹ خرچ ہوتے ہیں۔ دیکھئے! کہاں دس منٹ اور کہاں اَسی سال کی عبادت کا ثواب! یہ اللہ کی رحمت کے سوا اور کیا ہے! دس منٹ اور اَسی سال میں کوئی جوڑ ہی نہیں ہے۔ لیکن افسوس! ہم دس منٹ بھی اپنے وقت میں سے نہیں نکال سکتے۔ جس پر اللہ تعالیٰ اَسی سال کی عبادت کا انعام عطا فرمارہے ہیں اور اَسی سال کے گناہِ صغیرہ معاف فرمارہے ہیں۔ یہ محض برکت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر درُودشریف پڑھنے کی! اس لیے جمعہ کے دن تو اس کا معمول بنا ہی لینا چاہیے اور اس کے علاوہ جمعہ کے دن درُودشریف کثرت سے پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔

چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

أَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِيْ تُعْرَضُ عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ كَانَ

أَكْثَرُهُمْ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّىْ مَنْزِلَةً (رواہ البیھقی)

ترجمہ

"ہر جمعے کے دن کثرت سے مجھ پر درُود شریف پڑھا کرو،
کیونکہ ہر جمعے کو میری اُمت کا درُود میرے سامنے پیش کیا جاتا
ہے، جو جتنا زیادہ درُود شریف پڑھے گا وہ مرتبہ کے لحاظ سے اتنا
ہی زیادہ میرے نزدیک ہوگا۔"

جمعہ کے دن درُود شریف پڑھنے کے تین درجے

اس لیے بزرگوں نے لکھا ہے کہ جمعہ کے دن درُود شریف پڑھنے کے تین درجے ہیں۔ ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کم از کم تین سو مرتبہ درُود شریف پڑھے، درمیانہ درجہ یہ ہے کہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے، اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ تین ہزار مرتبہ درُود شریف پڑھے۔ تین ہزار مرتبہ پڑھے تو نورٌ علیٰ نور ہے لیکن کم از کم تین سو مرتبہ درُود شریف تو پڑھ ہی لینا چاہیے۔

مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کا معمول

ایک صاحب نے مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ سے عرض کیا کہ حضرت! ہمیں جمعہ کے دن کتنی مرتبہ درُود شریف پڑھنا چاہیے تا کہ ہم یہ سمجھیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کثرت سے درُود شریف پڑھ لیا ہے، تو حضرت مفتی صاحب نے فرمایا

کہ تین ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھنا چاہیے اور میرا بھی یہی معمول ہے۔

الحمدللہ! میں نے حضرت مفتیٔ اعظم پاکستانؒ کی بہت زیارت کی ہے اور ان کی خدمت میں رہا ہوں، وہ پوری اکیڈمی کے برابر اکیلے کام کرتے تھے، پوری جماعت مل کر اتنا کام نہیں کرتی جتنے ان اکیلے کے کام ہوتے تھے، اِتنا بڑا دار العلوم وہ اکیلے چلاتے تھے، صبح سے شام تک ان کو مصروفیت اور مشغولیت لاحق رہتی تھی، تصنیفی کام بھی ہوتے رہتے تھے، وعظ و نصیحت کا سلسلہ بھی جاری تھا اور اصلاح و تربیت بھی فرماتے تھے لیکن اس شدید مصروفیت کے باوجود جمعہ کے دن حضرت کا تین ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھنے کا معمول بھی تھا اور یہ میں آپ کو حضرت کی اخیر عمر کا حال بتارہا ہوں جب حضرت کی عمر تقریباً اَسی سال کے لگ بھگ ہوگئی تھی، وہ اس عمر میں اور اتنی مصروفیت کے باوجود ہر جمعہ کو تین ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھتے تھے تو پھر ہم کون ہیں! ہمیں کام بھی کیا ہے! ہمیں تو فرصت ہی فرصت ہے پھر بھی اگر ہم جمعہ کو کم از کم تین سو مرتبہ دُرود شریف نہ پڑھ سکیں تو یہ ہمارے لیے بڑی محرومی کی بات ہے۔

؎ تو ہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں
اے خواجہ درد نیست وگر نہ طبیب ہست

ہم بہانے باز ہیں، بس ہمارے پاس بہت بہانے ہیں کہ فرصت نہیں ہے اور ٹائم نہیں ہے۔ بس ہم پڑھنا نہیں چاہتے ورنہ پڑھنے والے تو ایسی مصروفیت، بڑھاپے اور بیماری کے اندر بھی اتنی کثرت سے دُرود شریف پڑھنے کا معمول رکھتے تھے اور اسی وجہ سے اللہ پاک نے ان کو یہ درجہ عطا فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دُرود پڑھنے والے کے لیے اِستغفار

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”جمعہ کے دن مجھ پر دُرود شریف بھیجا کرو، اس لیے کہ شبِ جمعہ روشن رات ہے اور جمعہ کا دن شاندار دن ہے، اس روشن رات اور شاندار دن میں تم مجھ پر کثرت سے دُرود شریف بھیجا کرو، اس لیے کہ تمہارا دُرود فرشتے میری خدمت میں پیش کرتے ہیں اور میں تمہارے لیے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔“ (سبل الھدیٰ)

اللہ اکبر! دیکھئے! اللہ پاک نے ہمارے لیے کیسی مہربانی فرمادی ہے! یہ تو ہم سب کی آرزو ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی اللہ پاک نے ہمارے لیے یہ راستہ رکھا ہے کہ اگر ہم کثرت سے جمعہ کے دن دُرود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں گے تو ہمارا دُرود فرشتوں کے

ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوگا اور اس کے نتیجے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا و استغفار فرمائیں گے۔ اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیثوں میں بھی ذکر کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمت کے لئے اِستغفار

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ میرا تمہارے اندر رہنا بھی باعثِ رحمت ہے اور دنیا سے چلے جانا بھی باعثِ رحمت ہے۔ تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ حضور! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے اندر موجود رہ کر باعثِ رحمت ہونا تو سمجھ میں آتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ مسعود نہایت ہی بابرکت اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مرکز ہے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح ہمارے لیے باعثِ رحمت ہونگے؟

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو عالمِ برزخ میں تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کیے جائیں گے اور میں تمہارے اعمال کا جائزہ لوں گا! اگر تم اچھے اعمال کرو گے تو میں تمہارے اچھے اعمال کو دیکھ کر خوش ہوں گا کہ شکر ہے میری امت میرے نقشِ قدم پر چل رہی ہے اور جب میں یہ دیکھوں گا کہ تم دین پر عمل نہیں کر رہے اور قسم قسم کے

گناہوں کے اندر مبتلا ہو، تو میں وہاں سے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کروں گا کہ یا اللہ! ان کو معاف فرمادیجیے اور ان سے درگزر کیجیے، یہ ناسمجھ ہیں، غلطی کررہے ہیں، یا اللہ! ان کو ہدایت دے دے اور ان کے گناہوں کو معاف فرمادے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بدو کے لیے اِستغفار

ایک اور واقعہ یاد آیا اور یہ واقعہ تقریباً چاروں امام کے علماء نے حج کی کتابوں میں لکھا ہے۔ یہ نہایت معتبر اور مستند واقعہ ہے۔ حضرت محمد بن عبیداللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ گیا اور سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر میں نے صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور پھر ایک طرف کونے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے پاس بیٹھ گیا، تھوڑی دیر گزری تھی کہ عرب کا ایک دیہاتی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور اس نے روضۂ مبارک سے تھوڑے فاصلے پر اپنی اونٹنی کو باندھا اور سیدھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر آیا اور اس نے اس طرح خطاب کیا:

یا خیر الرسول! اے سارے نبیوں میں سب سے بہتر نبی!

یا رحمۃ للعالمین! اے سارے جہانوں کے لیے رحمت!

پھراس نے صلوٰۃ وسلام پیش کیا اوراس کے بعد اس نے یوں عرض کیا:

یا رسول الله ! سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ

وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِيْماً۔

(النساء: ٦٤)

ترجمہ

اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ پاک کا یہ ارشادِ مبارک سنا ہے:

"اور اگر وہ لوگ جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے، اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا پاتے۔" (بیان القرآن)

اس نے یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ سلم کے روضۂ مبارک کے سامنے تلاوت کی اور پھر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے گناہوں کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور آپ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سفارشی بناتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے استغفار فرمادیجئے، یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور پھر دیر تک روتا رہا اور اسکے بعد پھر صلوٰۃ وسلام عرض کرکے اس نے درج ذیل چار اشعار پڑھے:

ـ يَا خَيرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظَمُهُ

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

ـ نَفْسِيَ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ

فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ـ أَنْتَ الشَّفِيْعُ الَّذِیْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ

عَلَى الصِّرَاطِ أَذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

ـ فَصَاحِبَاكَ فَلَا أَنْسَاهُمَا أَبَدًا

مِنِّیْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَیٰ الْقَلَمُ

ترجمہ

ـ "اے وہ بہترین ہستی کہ جس کا وجودِ مسعود قبر میں آرام فرما ہوا، اس کی خوشبو سے تمام میدانی و پہاڑی علاقے مہک اٹھے۔"

ـ "میری جان اس قبر پر قربان ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں، جس میں (آپ کے ساتھ آپ کی) عفت و پاکدامنی اور جود و سخا بھی ہے۔"

ـ "پل صراط پر جب قدم لرز کر پھسل رہے ہوں گے تو اس وقت تنہا آپ ہی وہ سفارشی ہوں گے جن کی سفارش (سے کام بننے) کی امید رکھی جا سکتی ہے۔"

آپ کے دونوں ساتھیوں (یعنی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم
کے احسانات) ہم کبھی نہیں بھول سکتے، لہٰذا جب تک قلم چلتے
رہیں (یعنی قیامت تک) تب تک آپ سب کو ہمارا سلام بھی
پہنچتا رہے۔''

یہ اشعار پڑھ کروہ روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سیدھا اپنی اونٹنی کی طرف پلٹا اوراس پر سوار ہوکر روانہ ہوگیا۔

حضرت محمد بن عبیداللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بے ساختہ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے سے متعجب ہوااوراس کے اس والہانہ انداز میں استغفار کرنے سے حیران رہ گیا کہ کس والہانہ انداز میں اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گناہوں کی معافی مانگی ہے پھراس کے جانے کے بعد مجھے اونگھ آئی، تو مجھے سرکارِ دوعالم نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو العتبی! تم جاؤاوراس بدو سے کہہ دو کہ میرے استغفار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کردی ہے۔ اللہ اکبر! (تفسیر ابنِ کثیر)

دُرودشریف پڑھنے والے کا اعزاز

دُرودشریف پڑھنے والے کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کا ہر دُرود اس کے

اوراس کے باپ کے نام کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْ قَبْرِیْ عِيْدًا
وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ
(ابو داؤد)

ترجمہ

"اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اور میری قبر کو یادگار تہوار مت بناؤ، اور مجھ پر دُرود برابر پڑھتے رہو، کیونکہ تم کہیں بھی ہو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔"

نیز ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ
مِنْ بَعِيْدٍ أُعْلِمْتُهٗ (القول البدیع للسخاویؒ)

ترجمہ

"جو آدمی میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سن لیتا ہوں، اور جو دور سے دُرود وسلام پیش کرتا ہے تو مجھے اسکی اطلاع دے دی جاتی ہے۔"

رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دُور سے صلوٰۃ وسلام پیش کرنے والے کے دُرود وسلام کی اطلاع کیسے دی جاتی ہے؟ اس کی وضاحت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو

خطاب کر کے یوں ارشاد فرمائی کہ:

يَا عَمَّارُ! إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا، وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِيْ إِذَا مِتُّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلَاةً أَلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيْهِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! صَلّٰى عَلَيْكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا، فَيُصَلِّيْ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا.

(مجمع الزوائد: ۱۰/۱۶۲)

ترجمہ

”اے عمار! اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی ہر پست وبلند آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ میرے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد تاقیامت میری قبر پر کھڑا رہے گا، پس میری امت میں سے جو کوئی بھی دُرود وسلام پڑھے گا تو وہ فرشتہ اسکا اور اسکے باپ کا نام لے کر کہے گا کہ ’اے محمد! فلاں بن فلاں نے اتنی بار آپ پر دُرود پڑھا ہے‘، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اسکے ہر دُرود کے بدلے اس آدمی پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔“

تین چیزوں میں حیرت انگیز سننے کی صلاحیت

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں تین چیزیں ایسی

پیدا فرمائی ہیں جن کو سننے کی عجیب و غریب صلاحیت اور طاقت عطا فرمائی ہے، ایک جنت، ایک جہنم اور ایک وہ فرشتہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر مقرر ہے۔

جنت کو اللہ پاک نے یہ صلاحیت دی ہے کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں زمین پر یا آسمان پر یا زمین کی تہہ میں یا سمندر کے نیچے یا ہوا اور فضا میں کہیں بھی کوئی اللہ کا بندہ اگر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ یا اللہ! مجھے جنت عطا فرما، میں جنت کے لائق نہیں ہوں مگر اپنی رحمت سے مجھے جنت عطا فرما تو جس وقت اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلیں گے یا وہ دل میں یہ دعا کرے گا اس کی دعا جنت فوراً سن لے گی حالانکہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر عرشِ الٰہی کے نیچے ہے، یہاں سے لے کر آسمان تک پانچ سو سال کی مسافت ہے پھر پہلے آسمان سے دوسرے آسمان تک بھی اتنا ہی فاصلہ ہے اسی طرح ہر دو آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور یہ اربوں کھربوں میل کا فاصلہ ہے اور درمیان میں کوئی تار اور ٹیلیفون یا موبائل کا رابطہ نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ جہاں کہیں کوئی یہ دعا کرے گا کہ یا اللہ! مجھے جنت عطا فرمادیجیے، تو جنت اس کی یہ آواز سنتے ہی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرے گی کہ یا اللہ! یہ جنت مانگ رہا ہے، آپ نے مجھے دینے

ہی کے لیے بنایا ہے، لہٰذا اس مانگنے والے کو آپ جنت عطا فرما دیجیے تو ہماری درخواست قبول ہو یا نہ ہو لیکن جنت کی درخواست قبول ہو جائے گی۔

ایسے ہی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دوزخ سے پناہ مانگتا ہے، تو چاہے زبان سے پناہ مانگے یا دل میں آہستہ آہستہ پناہ مانگے تو اس کا پناہ مانگنا جہنم فوراً سن لے گی حالانکہ جہنم ساتوں زمینوں کے نیچے ہے اور اس سے ہمارا فاصلہ بھی بہت لمبا ہے لیکن جہنم فوراً اس کی پکار سنے گی اور اللہ پاک سے کہے گی کہ یا اللہ! آپ اس کو دوزخ سے بچا لیجیے، یا اللہ! مجھ سے اس کو بچا لیجیے، تو جہنم سے پناہ آپ یہاں مانگ رہے ہیں اور اِدھر دوزخ اللہ تعالیٰ سے سفارش کر رہی ہے کہ یا اللہ! اس پناہ مانگنے والے کی دعا قبول کر لیجیے۔

اور تیسرا وہ فرشتہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر مقرر ہے اور اس فرشتہ میں اللہ پاک نے یہ صلاحیت رکھی ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں کہیں بھی کوئی آدمی درود شریف زور سے پڑھے یا آہستہ پڑھے، دل میں پڑھے یا زبان سے پڑھے بس وہ فرشتہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے، وہ اس کی آواز سن لے گا اور فوراً ہی وہ درُود شریف پڑھنے والے کا نام لے کر مزارِ اقدس کے اندر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دے گا۔

کچھ وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ پاک نے اس فرشتے کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے سارے انسانوں کے نام ازبر یاد کرادیئے ہیں، ہر مرد وعورت کا نام اس کو معلوم ہے لہٰذا جیسے ہی کوئی کہیں پر دُرود شریف پڑھتا ہے تو اس کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ پڑھنے والے کا نام کیا ہے؟ اس کے والد کا نام کیا ہے؟ سارے انسانوں کے نام اس کو پہلے سے یاد ہیں۔

دُرود شریف کثرت سے پڑھنے کی برکت

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں تھے، وہ ہمارے بزرگوں میں سے ہیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ایک مہینے تک ان کے کمرے سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی تھی تو کسی نے جاکر یہ کیفیت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی، تو حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ یہ دُرود شریف پڑھنے کی برکت ہے۔ کیونکہ حضرت مولانا فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعرات کو ساری رات جاگ کر درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے ان کے وصال کے بعد ایک مہینے تک ان کے کمرے سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی رہی۔ (زادالسعید)

ایک عجیب واقعہ

میرے پاس دارالعلوم کراچی میں ایک صاحب ملنے آیا کرتے تھے، پہلے وہ یہیں کراچی میں رہتے تھے اور آج کل وہ لاہور میں ہیں۔ ایک دن وہ کہنے لگے کہ کبھی کبھی میرے کپڑوں میں سے خود بہ خود خوشبو آتی ہے، معلوم نہیں یہ خوشبو کیسے آتی ہے؟ حالانکہ میں نے خوشبو لگائی بھی نہیں ہوتی۔ تو ایسے ہی بے ساختہ میرے ذہن میں آیا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ درود شریف کثرت سے پڑھتے ہونگے؟ حالانکہ پہلے سے مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان کا دُرود شریف کثرت سے پڑھنے کا معمول ہے۔ وہ کہنے لگے کہ ہاں! میرا یہی معمول ہے کہ میں چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے دُرود شریف پڑھتا رہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ درود شریف پڑھنے کی برکت ہے کہ خود بخود تمہارے کپڑوں کے اندر سے خوشبو مہک اٹھتی ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سراپا معطر اور خوشبو میں بسی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ بھی بڑی بڑی خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہوتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس گلی سے گزر جاتے تھے، شام تک اس گلی سے خوشبو آتی رہتی تھی اور صحابۂ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کو

سونگھ کر پہچان لیتے تھے کہ آج سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے ہیں۔اسی طرح جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کر لیتا تھا تو شام تک اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی تھی اور وہ دیگر احباب میں اپنے ہاتھ کی خوشبو کی وجہ سے ممتاز ہو جاتا تھا اور لوگ پہچان لیتے تھے کہ آج تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا ہے، اس لیے تمہارے ہاتھوں سے خوشبو آ رہی ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ وہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں دوپہر میں اکثر آرام فرمایا کرتے تھے۔اور حضرت ام سلیم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ تھیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چمڑے کا بچھونا بچھا دیا کرتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چمڑے کا تکیہ دے دیا کرتی تھیں اور اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہوتے تھے۔ گرمیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ بہت زیادہ آتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح نمودار ہو جاتے تو وہ ایک شیشی اور تنکا لے کر بیٹھ جاتی تھیں اور تنکے سے آہستہ آہستہ وہ پسینے کے موتی اٹھا اٹھا کر شیشی میں ڈالا کرتی تھیں۔تو ایک دن وہ اسی طرح کر رہی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ

کھل گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے اُمِ سلیم! آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا پسینہ جمع کر رہی ہوں۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے میں اتنی خوشبو ہوتی ہے کہ ہم اس کو دوسری خوشبوؤں میں ملا کر اُس خوشبو کو ساری خوشبوؤں کا سردار بنا لیتے ہیں کہ اس خوشبو کے سامنے دنیا بھر کی اعلیٰ درجے کی خوشبوئیں ماند پڑ جاتی ہیں اور ہیچ معلوم ہوتی ہیں اور شادی بیاہ کے موقع پر ہم اس کو بطور خاص استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس جو سراپا خوشبو تھی، دُرود شریف پڑھنے والے کو بھی اس میں سے کچھ حصہ ملتا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک عجیب واقعہ

دُرود شریف کی کثرت تو وہی کرے گا جس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت ہوگی۔ اس پر مجھے ایک عجیب واقعہ یاد آیا۔ ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کے دو بیٹے تھے، باپ نے اپنی میراث میں مال و دولت کے ساتھ زمین، مکان اور جائیدادیں بھی چھوڑیں اور ساتھ ہی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بال بھی چھوڑے۔ اس کے دونوں بیٹوں نے سارا مال و جائیداد، روپیہ پیسہ اور سونا چاندی آپس میں تقسیم کرلیا۔ اب باری آئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بالوں کی، تو بڑے بھائی نے چھوٹے

بھائی سے کہا کہ ایک بال تم رکھ لو اور ایک بال مجھے دے دو اور تیسرا بال دونوں آدھا آدھا کر لیتے ہیں کیونکہ دونوں کا آدھا آدھا حصہ ہے۔ لہٰذا دونوں کے حصے میں ڈیڑھ ڈیڑھ بال آئے گا۔ اس پر چھوٹے بھائی نے کہا کہ میں نبیٔ اکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کے دو ٹکڑے نہیں کرنے دوں گا، اس لیے کہ یہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا بال ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بال آدھا آدھا ہو جائے۔ تم میرا یہ سارا مال لے لو مگر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سالم بال دے دو۔ تو بڑا بھائی اس پر راضی ہو گیا اور کہا کہ اچھا تم دو بال لے لو اور اس کے بدلے اپنا حصہ مجھے دے دو۔ چنانچہ اس کے چھوٹے بھائی کو جو کچھ اپنے باپ کی میراث میں روپیہ پیسہ، سونا چاندی اور جائیداد ملی تھی، اس نے ساری اپنے بڑے بھائی کو دے دی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کو کاٹنا گوارا نہیں کیا۔ لہٰذا چھوٹا بھائی صرف دو بال لے کر اپنے گھر چلا گیا اور بڑا بھائی ساری جائیداد کا مالک بن گیا لیکن چھوٹے بھائی کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی اتنی محبت تھی کہ وہ اس بال مبارک کو بہت ہی خوب صورت ڈبیہ میں رکھتا اور اس کو خوب صورت ریشمی کپڑے میں لپیٹتا اور خوشبو کے اندر بساتا۔ جب بھی وہ ڈبیہ کھولتا تو دُرود شریف پڑھتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی

زیارت کرتا۔ اس کا صبح و شام یہی معمول تھا۔ اب خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس کے بڑے بھائی کا مال آہستہ آہستہ گھٹنا شروع ہو گیا اور اس کے چھوٹے بھائی کا مال بڑھنا شروع ہو گیا حالانکہ چھوٹے بھائی کے پاس کچھ بھی نہیں تھا لیکن بال مبارک کی عظمت و محبت اور دُرود شریف پڑھنے کی برکت کی وجہ سے آہستہ آہستہ اس کے مال میں ترقی ہونی شروع ہو گئی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ یہ بڑے بھائی سے زیادہ مالدار ہو گیا اور بڑا بھائی فقیر اور محتاج ہو گیا اور وہ لوگوں سے بھیک مانگنے پر مجبور ہو گیا۔

اس حالت کو پہنچنے کے بعد بڑے بھائی کو خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میری حالت تو ایسی خراب ہو گئی ہے کہ پہلے میں بڑا امیر اور مالدار تھا اور میرا بھائی غریب اور محتاج تھا۔ اب معاملہ اس کے برعکس ہو گیا ہے کہ میرا چھوٹا بھائی امیر اور مالدار ہو گیا، اور میں اتنا غریب اور محتاج ہو گیا ہوں کہ اب میرے پاس کچھ بھی نہیں اور میں کوڑی کوڑی کا محتاج ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ ہو! تمہارے چھوٹے بھائی نے میرے بال کی عزت اور احترام کیا اور وہ دن رات مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھتا رہتا ہے، اس کے طفیل اللہ تعالیٰ

نے اس پر فضل فرمایا اور اس کے مال میں برکت عطا کی اور تو نے میرے بال کی بے حرمتی کی اور اس کو کاٹنے کے لیے تیار ہوا، اس لیے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہو گیا۔ اب تیرے لیے اسی میں عافیت ہے کہ تو اپنے بھائی کے یہاں جا کر نوکر ہو جا۔

جب وہ سویرے اٹھا تو اس کو اپنے کیے پر شرمندگی اور ندامت ہوئی اور وہ سوچنے لگا کہ میرا بھائی عقلمند نکلا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالم بال کو لے کر دنیا میں سرخرو ہو گیا اور آخرت میں بھی ان شاء اللہ سرخرو ہوگا! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کی بے اکرامی اور ناقدری کر کے دنیا میں بھی مال و دولت سے محروم ہو گیا اور نجانے آخرت میں کیا ہوگا! اس نے توبہ کی اور اپنے بھائی کے ہاں جا کر نوکری اختیار کی۔ یہ دُرود شریف پڑھنے اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کے احترام کی برکت ہے جس کی وجہ سے چھوٹے بھائی کے اوپر اللہ تعالیٰ کا فضل وانعام ہو گیا۔ (فضائل درود شریف)

بال مبارک کی برکت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ ہیں، انکے پاس سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کا ایک گچھا تھا جسے وہ ایک نلکی کے اندر رکھا کرتی تھیں اور لوگ ان کے پاس اپنے پانی کے

پیالے بھیجا کرتے تھے اور وہ پیالے ان کی خدمت میں لائے جاتے تھے اور وہ اس نلکی میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نکال کر پانی میں گھما دیا کرتی تھیں۔ وہ پانی جب کسی بیمار آدمی کو پلایا جاتا تو وہ صحت یاب ہو جاتا تھا (مشکوٰۃ)۔ اتنی برکت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں!

دن رات میں کم سے کم دُرود پڑھنے کی مقدار

دُرود وسلام کو اپنی زندگی کا معمول بنائیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کم از کم سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام دُرود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ صبح پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کے ظہر سے پہلے تک سو مرتبہ دُرود شریف پورا کرلیں اور شام کو سو مرتبہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ عصر کے بعد سے رات کو سونے تک جس طرح چاہیں پورا کرلیں اور کوئی سا بھی دُرود شریف پڑھ لیں، چاہے دُرود ابراہیمی پڑھ لیں کیونکہ یہ سارے دُرودوں میں سب سے افضل دُرود ہے یا کوئی درمیانہ دُرود شریف لے لیں جیسے:

اَللّٰھم صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

یا اس سے بھی چھوٹا اور مکمل دُرود شریف پڑھ لیں جیسے:

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لیکن دُرود شریف کو اس سے زیادہ چھوٹا کرنا مناسب نہیں، بہرحال یہ بہت

چھوٹا درُود ہے اور بہت آسان ہے۔

ایک پاکستانی پائلٹ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس پر مجھے ایک اور واقعہ یاد آیا، یہ واقعہ مجھے حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا تھا۔ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب ہمارے سکھر کے مشہور بزرگوں میں سے تھے اور ابھی چند سال پہلے ہی وہ سکھر سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے، وہ وہاں پانچ سال زندہ رہے اور وہیں ان کا انتقال ہوا اور وہ اب جنت البقیع کے اندر آرام فرما ہیں اور یہی ان کی آرزو تھی کہ میں مدینہ منورہ جاؤں، وہاں قیام کروں اور وہیں انتقال ہو اور جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ پاکستان میں ایک پائلٹ ہیں جو ہوائی جہاز چلاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ توفیق دی ہے کہ وہ کثرت سے درُود شریف پڑھتے ہیں لیکن کثرت سے درُود شریف پڑھنے کی وجہ سے وہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" پڑھنے کے بجائے "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھتے تھے یعنی آدھا درُود پڑھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو درُود کے اندر شامل نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت کو درُود وسلام سے محروم کیا ہوا تھا اور وہ سمجھتے تھے اس طرح درُود شریف

پڑھنے سے زیادہ درُود شریف ہو جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں مدینہ منورہ کے اندر ہوں اور جنت البقیع کی طرف جارہا ہوں اور میں جیسے ہی جنت البقیع میں داخل ہوا تو سامنے ہی اہل بیت اور ازواج مطہرات کے مزارات ہیں، جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آرام فرما ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں دروازے سے داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ درمیان میں ایک میز رکھی ہوئی ہے اور اس پر ایک ٹیلیفون رکھا ہوا ہے اور اس کی گھنٹی بول رہی ہے، میں آگے بڑھتا ہوں اور ٹیلیفون اٹھا کر اپنے کان سے لگاتا ہوں تو آواز آتی ہے کہ میں تمہاری والدہ اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بول رہی ہوں، تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ درُود شریف بھیجتے ہو لیکن ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درُود وسلام کی برکت سے کیوں محروم کیا ہوا ہے؟ تم خالی "صلی اللہ علیہ وسلم" کیوں پڑھتے ہو؟" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کیوں نہیں پڑھتے ہو! پورا درُود شریف پڑھا کرو تا کہ ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درُود وسلام کے تابع ہو کر درُود وسلام کی فضیلت سے مالا مال ہو سکیں اور ہم پر بھی اللہ کی رحمت اور اس کی سلامتی نازل ہو۔ وہ پائلٹ کہتے ہیں کہ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو مجھے اپنے اس عمل پر بڑی شرمندگی اور ندامت ہوئی اور پھر میں نے توبہ کی اور اس کے بعد سے

میں نے پورا درُود شریف " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " پڑھنے کا معمول بنالیا۔

میں نے درُود شریف بھی پورا کرلیا اور اہل بیت کو بھی درُود وسلام میں شامل کرلیا۔ پھر میں ایک عرصے تک اسی طرح مکمل درُود پڑھتا رہا۔ ایک بار پھر میں نے اسی طرح ایک خواب دیکھا کہ میں مدینہ منورہ میں ہوں اور جنت البقیع میں جا رہا ہوں، بیچ میں ایک میز ہے اور اس کے اوپر ٹیلیفون رکھا ہوا ہے اور گھنٹی بج رہی ہے، آگے بڑھ کر میں نے اس کو اٹھایا اور کان سے لگایا تو اسی طرح اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آواز سنائی دی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اب میں نے فون اس لیے کیا ہے کہ تا کہ میں تمہارا شکریہ ادا کروں کہ تم نے ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درُود وسلام میں شامل کرلیا۔

میں نے آپ کو یہ واقعہ اس لیے سنایا کہ کہیں کثرت سے درُود شریف پڑھنے کی وجہ سے کوئی درُود شریف کو آدھا نہ کرلے، چھوٹا درُود پڑھ لیں لیکن مکمل پڑھیں، نامکمل نہ پڑھیں اور " صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم " کامل اور مکمل درُود شریف ہے۔ اس طرح درُود شریف کی برکتیں ہم کو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور حاصل ہونگی، گھر میں برکت ہوگی، دکان کے اندر برکت ہوگی،

مال میں برکت ہوگی، جان میں برکت ہوگی اور آخرت کا جو ثوابِ عظیم ہے وہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ حاصل ہوگا۔

سنتوں کو عمل میں لانے کا طریقہ

دوسری مقبول عبادت اتباعِ سنت ہے، یہ عبادت بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہی مقبول ہے۔ اس کے لیے ایک کتاب ''علیکم بسنتی'' ہے جو احقر کے والد ماجد حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی ہے، ایک اور کتاب ہے ''پیارے نبی کی پیاری سنتیں'' جو حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ دو کتابچے اردو میں ہیں جو بہت ہی آسان اور عام فہم ہیں اور ان میں روزمرہ کی آسان انداز میں سنتیں لکھی ہوئی ہیں، رات کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سب گھر والوں کو جمع کرلیں۔ ان کتابوں میں سے دو تین سنتیں سب کے سامنے سبق کے طور پر پڑھ لیا کریں اور سب گھر والوں کو اس بات پر تیار کرلیں کہ جو سنتیں سنیں گے ان شاء اللہ ان پر عمل کریں گے۔ اس طرح سے نہ کوئی زیادہ وقت لگے گا، نہ کوئی بڑی محنت خرچ ہوگی، نہ کوئی بڑا پیسہ خرچ ہوگا لیکن آہستہ آہستہ ہماری زندگی میں سنتیں آجائیں گی اور سنت کے مطابق ہمارا کھانا ہوجائے گا، سنت کے مطابق ہمارا پہننا ہوجائے گا، سنت کے مطابق سونا ہوجائے گا، سنت کے

مطابق اٹھنا ہو جائے گا، سنت کے مطابق گھر میں آنا اور گھر سے باہر جانا ہو جائے گا، اس طرح روزمرہ کی زندگی سنت کے سانچے میں ڈھل جائے گی اور سنت پر عمل کرنا دُرود شریف پڑھنے سے بھی زیادہ اہم عبادت ہے اور سنت پر عمل کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور محبوب ہے۔

صورت اور سیرت کو سنت کے مطابق بنائیں

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک شعر سنایا کرتے تھے

ے تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کر آیا ہوں

ہماری صورت بھی سنت کے مطابق ہونی چاہیے، ہماری سیرت بھی سنت کے مطابق ہونی چاہیے۔ سیرت اور صورت جب دونوں سنت کے مطابق ہونگی اور زبان پر دُرود شریف ہوگا تو انشاء اللہ نجات ہی نجات ہے، دنیا میں عافیت حاصل ہوگی اور آخرت میں بھی عافیت حاصل ہوگی۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

❁❁❁❁ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ❁❁❁❁

طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاج
کے طریقے، غذاؤں اور دواؤں کے فوائد
بیان کیے گئے ہیں

مُرتّب

حضرت مولانا مفتی عبد الحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

عَلَیکُم بِسُنَّتِی

(میری سُنّتوں پر عمل کرو)

مرتب

حضرت مولانا مفتی عبد الحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ارشد

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

توہینِ رسالت

اور

گستاخانِ رسول ﷺ کا بدترین انجام

اس میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کا حکم اور گستاخی کرنے والوں کا انجامِ بد بتایا گیا ہے۔

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

کی پُر اثر، مفید، معتبر اور مستند کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں۔

عمدہ ٹائٹل، اعلیٰ طباعت وکتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی

سے براہِ راست دستیاب ہیں۔

- علیکم بسنتی
- صدقۂ جاریہ کی فضیلت
- پیاری باتیں
- امتِ مسلمہ کے عروج وزوال کا اصل سبب
- آخری منزل
- دعا کی اہمیت اور اس کے آداب
- چند نیکیاں اور ایصال ثواب
- اپنی اصلاح کیجئے
- عمل مختصر اور ثواب زیادہ
- خواتین کا پردہ
- جمعہ کے معمولات
- روزانہ کے معمولات
- آدابِ سفر
- اسماءِ اعظم اور اسماءِ حسنیٰ
- ماہِ صفر اور جاہلانہ خیالات
- راہ کے آٹھ حقوق
- قربانی کے فضائل ومسائل
- درود وسلام کے فضائل
- کامل طریقۂ نماز
- تلاوتِ قرآن کے انعامات
- نمازِ فجر اور ہماری کوتاہی
- باطن کے تین گناہ
- اصلاحی بیانات ۱۰ جلدوں کا سیٹ
- مسلمانوں کی مدد کیجئے
- خواتین کا طریقۂ نماز
- صلوٰۃ التسبیح
- توبہ واستغفار
- ٹی وی اور عذابِ قبر
- مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت
- چھ گناہ گار عورتیں
- تقسیم وراثت کی اہمیت
- حلال کی برکت اور حرام کی نحوست
- عیدِ سعید اور ہمارے گناہ
- مسلمانوں کے چار دشمن
- مسائلِ غسل
- گانا سننا اور سنانا
- وضو درست کیجئے
- والدین کے حقوق اور ان کی اطاعت

مکتبۃ الاسلام کراچی

موبائل : 0300-8245793

ای میل : Maktabatulislam@gmail.com

ویب سائٹ : Www.Maktabatulislam.com